111899 ـ نفقه و اخراجات اور لباس ميں بيويوں كے مابين برابرى كا وجوب

سوال

كيا مرد كے ليے كسى ايك بيوى كو دوسرى پر نفقہ يا رہائش ميں فضيلت دينا جائز ہے، كيونكہ دوسرى كے پاس اتنا كچھ ہے جو اسے كافى ہوتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مرد كے ليے اپنى بيويوں كے درميان نفقہ يعنى اخراجات اور لباس اور رہائش اور بارى كى تقسيم ميں عدل و انصاف كرنا واجب ہے.

اور بعض علماء كہتے ہيں كہ اگر خاوند ہر بيوى كو اس كے كافى اخراجات ديتا ہے تو اس كو حق حاصل ہے كہ وہ كسى ايك كو فضيلت دے، اور اس كے اخراجات يا سكن ميں وسعت پيدا كرے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر مرد ہر ايك كو واجب كردہ اخراجات اور لباس وغيرہ ديتا ہے تو پھر اس پر ان دونوں ميں نفقہ اور لباس ميں برابرى كرنا واجب نہيں، امام احمد رحمہ اللہ نے ايك شخص جس كى دو بيوياں تھيں كے متعلق فرمايا:

" اس كو حق حاصل ہے كہ وہ ايك كو دوسرى پر نفقہ اور شہوات اور رہائش ميں فضيلت دے، جب دوسرى كے پاس كفائت كرنے والے اخراجات اور رہائش وغيرہ ہو، اور وہ اس كے ليے دوسرى بيوى سے زيادہ قيمتى لباس خريد سكتا ہے، اور يہ كفايت ميں ہو " انتہى

ديكھيں: المغنى (10 / 242).

اور امام احمد رحمہ اللہ سے ايك دوسرى روايت وارد ہے كہ:

" نفقہ اور لباس وغيرہ ميں خاوند پر عدل كرنا واجب ہے، اور اسے كسى ايك كو فضيلت دينے كا حق نہيں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے بھى يہى قول اختيار كيا ہے.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (32 / 270).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا بیویوں کے مابین نفقہ اور لباس وغیرہ میں برابری کرنا واجب ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" صحیح وہی روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ اس میں برابری کرنا واجب ہے، کیونکہ برابری نہ کرنا ظلم و ستم کہلاتا ہے اس لیے نہیں کہ اس نے واجب کردہ کی ادائیگی نہیں کی، بلکہ اس لیے ظلم کہلاتا ہے کہ ہر وہ عدل جو بیویوں کے درمیان کرنے کی قدرت رکھتا ہے وہ واجب ہے، بخلاف اس کے جس کی استطاعت اور قدرت نہیں مثلا وطئ اور جماع اور اس کے اسباب وغیرہ " انتہی

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب اشرف عبد المقصود (2 / 692).

ہم نے سوال نمبر (34701) کے جواب میں اس کے متعلق مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا فتوی نقل کیا ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .